باسمه تعالیٰ

۳۷م ۲ر ن

سوال: کیا لاک ڈاون کی صورت میں مغرب کی فرض نماز کے بعد فوراً عشا کی نماز، یا ظہر کے ساتھ فوراً عصر کی نماز یا مغرب مؤخر کر کے مغرب اور عشا دونوں عشا کے وقت مسجد میں یا گھر پر پڑھ سکتے ہیں؛ جیسا کہ احناف کے علاوہ بعض مذاہب میں اس کی اجازت ہے؟ ہمارے یہاں ایک امام صاحب لاک ڈاؤن کے موقعہ پر جمع بین الصلوتین پر بہت زیادہ زور دے رہیں اور وہ حنفی ہی ہیں۔ اور اگر کسی نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھ لیں تو کیا حکم ہوگا؟

المستفتی:

محمد زبیر قاسمی، بولٹن، یو، کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۱۲ رتمہ رن ۱۴۴۱ھ

الجواب وباللہ التوفیق:۔ احناف کے نزدیک دو فرض نمازیں ایک ساتھ، ایک وقت میں پڑھنا (جسے جمع بین الصلوتین حقیقی کہتے ہیں) صرف حجاج کرام کے لیے حسب شرائط وتفصیلات، عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے، باقی کسی اور کے لیے کہیں بھی جمع بین الصلوتین حقیقی جائز نہیں؛ البتہ عذر کے موقع پر جمع صوری (جمع فعلی) کر سکتے ہیں، یعنی ایک نماز اُس کے آخری وقت میں اور دوسری نماز، اُس کے اول وقت میں پڑھی جائے۔ اور جن احادیث سے جمع بین الصلوتین کی اجازت معلوم ہوتی ہے، احناف کے نزدیک اُن سب میں جمع سے جمع صوری مراد ہے، جمع حقیقی مراد نہیں ہے۔ اور جمع حقیقی کے جواز میں پورے ذخیرۂ احادیث میں کوئی صحیح وصریح حدیث نہیں ہے؛ اس لیے اوقات نماز کے سلسلہ میں نصوص قطعیہ سے جو قطعی ویقینی حکم ثابت ہے، اس میں کوئی تخصیص نہیں ہو سکتی اور نہ وہ حکم سفر، بارش، وبا یا لاک ڈاؤن وغیرہ کی وجہ سے ترک کیا جا سکتا ہے؛ بلکہ جب لاک ڈاؤن کے موقعہ پر زیادہ دیر تک چند لوگوں کا اکٹھا ہونا مناسب نہیں ہے تو جمع صوری بھی نہیں کرنی چاہیے۔

اور اگر کسی نے جمع بین الصلوتین حقیقی کر لیا تو جمع تقدیم کی صورت میں وقت سے پہلے پڑھی جانے والی نماز ادا نہ ہوگی، وقت ہو جانے کے بعد دوبارہ پڑھنی ہوگی، اور جمع تاخیر کی صورت میں عذر کے بغیر بالقصد نماز قضا کرنے کا گناہ ہوگا۔

(ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر) سفر أو مطر خلافا للشافعيؒ، وما رواه محمول على الجمع فعلاً لا وقتاً. **(فإن جمع فسد لو قدم)** الفرض على الوقت، **(وحرم لو عكس)**، أي أخره عنه، **(وإن صح)** بطريق القضاء **(إلا لحاج بعرفة ومزدلفة)** (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، ۲: ۴۵، ۴۶، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۲: ۵۶۴ - ۵۶۸، ت: الفرفور، ط: دمشق).

وقال أبو داود: "ليس في تقديم الوقت حديث قائم، وقد أنكرت عائشةؓ على من يقول بالجمع في وقت واحد". وفي الصحيحين عن ابن مسعودؓ: "والذي لا اله غيره ما صلّى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة قط إلا لوقتها الا صلاتين: جمع بين الظهر والعصر بعرفة، وبين المغرب والعشاء بجمع"، ويكفي في ذلك النصوص الواردة بتعيين الأوقات من الآيات والأخبار، وتمام ذلك في المطولات كالزيلعي وشرح المنية (رد المحتار، ۲: ۴۶، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۲: ۵۶۷، ت: الفرفور، ط: دمشق).

وانظر بدائع الصنائع (۱: ۳۲۷، ۳۲۹، ط: مكتبة زكريا ديوبند) ومعارف السنن (۲: ۱۶۱، ۱۶۸، ط: المكتبة الأشرفية ديوبند) وبذل المجهود (۶: ۲۸۲، ۳۰۸، ط: دار الكتب العملية بيروت) وحاشية الطحطاوي على المراقي (ص: ۱۷۹، ط: دار الكتب العلمية بيروت) وغيرها من كتب الفقه الحنفي۔ فقط واللہ تعالی أعلم۔

نعمان سیتاپوری غفرلہ
۱۴۴۱/۸/۲۵ھ = ۲۰/۴/۲۰۲۰ء، دوشنبہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح